ظفر الاسلام ظفر

علامہ اقبال کی زندگی میں پہلا یوم اقبال

ایک غلط فہمی کا ازالہ

علاّمہ اقبال کی زندگی میں حیدر آباد (دکن) میں ''یوم اقبال'' ۹ رجنوری ۱۹۳۸ء کو ٹاؤن ہال میں نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا۔ اس میں حیدر آباد کے اہل علم و دانش، زُعماء و رؤساء اور اساتذہ و طلبہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ نظام سابع کے ولی عہد ہز ہائی نس اعظم جاہ بہادر شہزادہ برار نے دو مختلف نشستوں کی صدارت کی اور یمین سلطنت مہاراجا سر کشن پرشاد بہادر شاد، ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور، ڈاکٹر سید عبداللطیف، سید ہاشمی فرید آبادی، سید محمد اکبر وفا قانی، ڈاکٹر یوسف حسین خان اور مولوی مخدوم محی الدین نے مقالے پڑھے۔ معروف شعلہ بیان مقرر نواب بہادر یار جنگ نے ''اقبال کا تصور مومن'' پر دل نواز تقریر کی۔ بزم تمثیل حیدر آباد نے علاّمہ اقبال کے کلام کو ڈرامائی انداز میں پیش کیا۔ بہت سی نظمیں بھی پڑھی گیں۔ مذکورہ یومِ اقبال، حیدر آباد کا نہایت ہی شاندار اور کامیاب علمی و ادبی جلسہ تھا۔ اس میں جو نظمیں اور مقالات پڑھے گئے، وہ کئی روز تک مقامی اخبارات اور جریدوں میں شائع ہوتے رہے[۱]۔

بعض محققین اور ماہرین اقبالیات، حیدر آباد میں منعقدہ مذکورہ بالا یومِ اقبال کو علاّمہ اقبال کی زندگی کا اوّلین اور پہلا 'یومِ اقبال' قرار دیتے ہوئے اپنے فخر و انبساط کا اظہار کرتے ہیں، مثلاً

نظر حیدر آبادی ارقام فرماتے ہیں:

> اہل حیدر آباد اس امتیاز کے بھی حامل ہیں کہ انہوں نے اقبال کی زندگی میں 'یوم اقبال' منانے میں پہل کی۔

ان کے مطابق یہ 'یومِ اقبال' ۹ رجنوری ۱۹۳۸ء کو منایا گیا۔

ڈاکٹر سید عبداللطیف اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

> حیدر آباد واپس ہونے کے بعد میں نے عثمانیہ یونیورسٹی کے احباب کے تعاون سے ''مسلم کلچرل سوسائٹی'' حیدر آباد کے نام سے مخصوص اصحابِ علم پر مشتمل ایک ادارہ قائم کیا جس کا مقصد اسلامی تہذیب کا تحقیق و مطالعہ تھا۔ اسی نوتشکیل ادارے کے زیر اہتمام سب سے پہلا 'یومِ اقبال' منایا گیا۔ اس تقریب کے انعقاد سے مقصود یہ تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ ان (علاّمہ اقبال) کی عمر کا جہاز کنارے آلگا ہے، ان کی خاطر جمعی اور دل بڑھانے کا کچھ سامان کیا جائے...... یہ ۷ رجنوری ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے.....[۳]۔

عبدالرؤف عروج مذکورہ 'یوم اقبال' کے متعلق بتاتے ہیں کہ:

> ۷رجنوری ۱۹۳۸ء کو اس یوم کے دو اجلاس باغِ عام کے ٹاؤن ہال ہی منعقد کیے گئے جن میں کم از کم چھ ہزار افراد نے شرکت کی......اس یوم سے پہلے ہندوستان میں اتنا بڑا کوئی ادبی اجتماع نہیں ہوا تھا۔ یہ فخر حیدر آباد کو حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے اقبال شناسی کی روایت ڈالی[۴]۔

پروفیسر یوسف سرمست (سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ عثمانیہ حیدر آباد) اور پروفیسر وجیہہ الدین احمد ارمان فاروقی (اقبال اکیڈیمی حیدر آباد کے معتمد) نے یوم اقبال کی تاریخ ۷رجنوری ۱۹۳۸ء ہی بتائی ہے[۵]۔

''سب رس'' حیدر آباد (جون ۱۹۳۸ء) کے اقبال نمبر میں ''یوم اقبال'' کی تفصیلی رپورٹ کے علاوہ مقالہ نگاروں کے مقالات اور مشاہیر کے پیغامات کے اقتباسات بھی شائع کیے گئے ہیں۔ اس مضمون میں ''یوم اقبال'' کی تاریخ ۹رجنوری ۱۹۳۸ء دی گئی ہے جو راقم الحروف کے خیال میں صحیح ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ''سب رس'' کا اقبال نمبر، یوم اقبال کی تقریب کے صرف پانچ ماہ بعد شائع ہوا تھا جبکہ وہ مضامین جن میں یوم اقبال کی تاریخ ۷رجنوری ۱۹۳۸ء بتائی گئی ہے، اس کے چالیس پچاس سال بعد شائع ہوئے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ۹رجنوری ۱۹۳۸ء کو ہندوستان بھر میں ''یوم اقبال'' کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ بقول میاں محمد شفیع ''اس وقت ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے زائد مقامات پر یوم اقبال کی تقریبات منعقد ہوئیں''[۶]۔

۹رجنوری ۱۹۳۸ء کو لاہور میں بھی انٹر کالجیٹ مسلم برادر ہڈ Inter collegiate Muslim Brotherhood کے زیر اہتمام 'یومِ اقبال' عظیم الشان پیمانے پر منایا گیا۔ (اس کی تفصیل مولانا اسلم جیراجپوری نے اپنے ایک مضمون میں بتائی ہے)

اس جلسے میں اردو اور انگریزی میں جو مقالات پڑھے گئے، بعد ازاں اردو مقالات کو ''مقالاتِ یوم اقبال'' اور انگریزی مقالات کو Aspects of Iqbal کے نام سے قومی کُتب خانہ، ریلوے روڈ، لاہور نے ایک کتابی شکل میں ۱۹۳۸ء ہی میں شائع کیا۔ اس کے دیباچے (از میاں محمد شفیع) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۹رجنوری ۱۹۳۸ء کو 'یوم اقبال' کی تقریبات صرف حیدر آباد یا لاہور ہی میں نہیں بلکہ برِّعظیم ہند کے کونے کونے میں منائی گئیں۔

اسی سلسلے میں بنگلور میں جنوری ۱۹۳۸ء ہی میں صرف دو ہفتوں کے دوران 'یوم اقبال' کے تین عظیم الشان اجلاس ہوئے۔ پہلا جلسہ بروز سہ شنبہ بتاریخ ۱۱رجنوری ۱۹۳۸ء کو شام ۵ر بجے مسلم ڈبیٹنگ سوسائٹی، مسلم لائبریری اور یونیورسٹی اردو سوسائٹی کے زیر اہتمام بمقام ٹاؤن ہال، بنگلور سٹی، زیر صدارت نواب غلام احمد کلامی منعقد ہوا۔

دوسرا جلسہ بروز اتوار بتاریخ ۱۶رجنوری ۱۹۳۸ء شام ساڑھے پانچ بجے یونیورسٹی اردو فارسی لٹریری سوسائٹی، مسلم لائبریری اور مسلم ڈبیٹنگ سوسائٹی کے زیر اہتمام بمقام انٹر میڈیٹ کالج بنگلور زیر صدارت پروفیسر اے۔ آر واڈیا، بی اے، بار ایٹ لا، پروفیسر مہاراجا کالج، میسور منعقد ہوا۔ تیسرا جلسہ سینٹ جوزفس

کالج بنگلور کی یونین اور لٹریری سوسائٹی کے زیر اہتمام بروز دوشنبہ بتاریخ ۲۴؍جنوری ۱۹۳۸ء کو بمقام کالج ہال زیر صدارت ایم سلطان محی الدین ایم۔اے۔ایل ایل۔بی۔ایم۔ایف۔ڈی، ڈائریکٹر پبلک انٹرکشن میسور، منعقد ہوا۔

لاہور، حیدرآباد اور بنگلور کے علاوہ دیگر شہروں میں علامہ اقبال کی زندگی میں ۹؍جنوری ۱۹۳۸ء اور مابعد 'یوم اقبال' کی تقریبات منائے جانے کی محولہ بالا خبروں اور رپورٹوں کے بعد اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علامہ اقبال کی زندگی میں پہلا 'یومِ اقبال' کب اور کہاں منایا گیا؟

ڈاکٹر جاوید اقبال ''زندہ رود'' میں لکھتے ہیں:

> ۶؍مارچ ۱۹۳۲ء کو لاہور کی ایک علمی مجلس ''اسلامک ریسرچ سوسائٹی'' نے اقبال کی زندگی میں پہلی بار وائی ایم سی اے ہال میں یومِ اقبال منایا جس میں بعض اصحاب نے تقریریں کیں یا مقالے پڑھے۔اس سے اگلے روز ۷؍مارچ ۱۹۳۲ء کی شام کو اقبال کے اعزاز میں لاہور کے ریستوران لورینگز میں دعوت چائے دی گئی جس میں شہر کے معززین نے شرکت کی[۸]۔

راقم الحروف کے والدین کے ماموں محمد عبدالجمیل بنگلوری، متولی لال مسجد بنگلور، علامہ اقبال کے ایک غالی معتقد تھے۔علامہ اقبال سے آپ کی باقاعدہ خط وکتابت تھی۔علامہ نے آپ کے نام نو خطوط لکھے ہیں۔اخبارات اور رسائل میں علامہ اقبال سے متعلق شائع ہونے والی اطلاعات، خبروں اور مضامین کے تراشوں کو محفوظ کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔راقم الحروف کو محمد عبدالجمیل کے کتب خانے سے ایک تراشہ دستیاب ہوا ہے جو غالباً ۲۰؍جنوری ۱۹۳۲ء کے روزنامہ ''انقلاب'' لاہور کا ہے جس میں ۶؍جنوری ۱۹۳۲ء کو 'یوم اقبال' کے انعقاد کی اطلاع کے علاوہ دیگر تفصیلات یعنی مقررین کے نام اور موضوعات وغیرہ دی گئی ہیں۔مذکورہ اطلاع نامے کو من وعن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

لاہور۔۱۹؍فروری۔خواجہ عبدالوحید صاحب، سکریٹری اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور، تحریر کرتے ہیں:

> اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بروز اتوار ۶؍مارچ ۱۹۳۲ء وائی ایم سی اے، ہال لاہور میں ''یومِ اقبال'' منایا جائے گا۔اس موقع پر دنیائے اسلام کے مایۂ ناز فرزند ترجمانِ حقیقت حضرت علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال ایم اے، پی ایچ ڈی پر مندرجہ ذیل لیکچر ہوں گے۔ہر مذہب و ملّت کے حضرات اس موقع پر تشریف لا کر مشرق کے اس نامور فلسفی شاعر کے متعلق اپنی معلومات میں معتدبہ اضافہ کریں۔داخلہ مفت ہوگا۔

نام مقرر	موضوع	زبان
۱) صوفی غلام مصطفیٰ تبسم ایم اے، لیکچرار گورنمنٹ کالج، لاہور	اقبال کی شاعری	اردو
۲) حکیم احمد شجاع صاحب بی اے، اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب قانون ساز کونسل، لاہور	اقبال کی ایک شارح تعلیم کی حیثیت سے	اردو

۳) مسٹر ممتاز حسین ایم اے، اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب	اقبال اور مغربی تخیّل	انگریزی
۴) شیخ اکبر علی ارسطو بی اے ایل ایل بی، اڈووکیٹ، لاہور	اقبال اور تصوّف	انگریزی
۵) سید محمد عبداللہ ایم اے ریسرچ اسکالر پنجاب یونیورسٹی	اقبال اور سیاست عالِیّہ	اردو
۶) محمد دین تاثیر ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج، لاہور	اقبال کا ذہنی اِرتقاء	انگریزی

۶/مارچ ۱۹۳۲ء کو منعقد کیے گئے پہلے 'یوم اقبال' کی تفصیلی رپورٹ روز نامہ ''انقلاب'' لاہور کے شمارے مورخہ ۹/مارچ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی ہے، جسے روز نامہ ''مشرق'' لاہور بابت ۱۰/فروری ۱۹۷۴ء کے حوالے سے رحیم بخش شاہین ایم اے نے ''اوراقِ گم گشتہ'' میں یوں نقل کیا ہے:

> لاہور ۶/مارچ ۱۹۳۲ء آج گیارہ بجے صبح وائی ایم سی اے ہال میں اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام نہایت دُھوم دَھام سے 'یوم اقبال' منایا گیا۔ سات مقررین نے حضرت علاّمہ اقبال کی شاعری پر مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے روشنی ڈالی۔ یہ تقریب دو اجلاسوں میں تقسیم کی گئی تھی۔ پہلا اجلاس ۱۱/ بجے صبح سے پونے دو بجے دوپہر تک رہا۔ آنریبل مسٹر جسٹس سید آغا حیدر صدر تھے۔ اس اجلاس میں صوفی غلام مصطفیٰ صاحب تبسم ایم اے، پروفیسر گورنمنٹ کالج، لاہور، حکیم احمد شجاع صاحب بی اے اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب قانون ساز کونسل اور سید محمد عبداللہ صاحب ایم اے ریسرچ سکالر پنجاب یونیورسٹی نے مختلف موضوعات پر انگریزی زبان میں تقریریں کیں۔ جناب تبسم کے لیکچر کا موضوع اقبال کی شاعری تھا۔ حکیم احمد شجاع صاحب نے ''اقبال ایک شارح تعلیم اسلام کی حیثیت سے'' کے موضوع پر تقریر کی اور سید عبداللہ صاحب نے ''اقبال اور سیاست عالیہ'' پر اظہار خیال فرمایا۔ صاحب صدر نے مختصر مگر نہایت سلجھی ہوئی تقریر کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علاّمہ اقبال کا فرزند جاوید اقبال جس کے نام پر حضرت اقبال کی تازہ ترین تصنیف ''جاوید نامہ'' نام رکھا گیا ہے، آج کل بیمار ہے اور حاضرین سے بچے کی صحت یابی کے لیے دُعا کرنے کو کہا۔ چنانچہ جملہ حاضرین نے خلوص قلب سے شافی الامراض سے دُعا مانگی کہ وہ جاوید کو بہت جلد صحت بخشے۔ اس کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس پونے تین بجے شروع ہوا۔ ڈاکٹر ایس ایس بھٹنا گر ڈی ایس سی، صدر تھے۔ اس اجلاس میں شیخ اکبر علی ارسطو بی اے ایل ایل بی، مسٹر محمد دین تاثیر اور مسٹر ایم اے مجید نے انگریزی زبان میں تقاریر فرمائیں۔ جناب ارسطو نے ''اقبال اور تصوف'' تاثیر نے ''اقبال کے تخیّل کا ارتقا'' اور مسٹر ممتاز حسین نے ''اقبال اور مغربی تخیل'' کے موضوع پر فاضلانہ تقاریر کیں۔ مسٹر مجید کا لکچر پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ جملہ

حضرات نے اپنی تقاریر تیار کرنے میں نہایت محنت اور جان فشانی سے کام لیا تھا اور پروفیسر تبسم، پروفیسر تاثیر، جناب ارسطو اور مسٹر ممتاز حسین کی تقاریر خاص طور پر نہایت دلچسپ اور پراز معلومات اور فاضلانہ تھیں۔ آخر میں ڈاکٹر بھٹنا گر نے ایک مختصر تقریر کی اور جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ حاضرین اس قسم کے عام جلسوں سے بہت زیادہ تھے۔ عوام نے جلسے کو نہایت صبر و سکون سے سنا اور اس شاندار کامیابی کا سہرا انسٹی ٹیوٹ کے اولوالعزم سکریٹری خواجہ عبدالوحید کے سر ہے۔

لاہور ۷/ مارچ ۱۹۳۲ء۔ آج ''لورینگ'' میں اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے یومِ اقبال کے سلسلے میں حضرت اقبال کو دعوت چائے دی گئی۔ تقریباً سوڈیڑھ سو مقامی معززین موجود تھے۔ مولانا سالک مدیر ''انقلاب'' نے ایک مختصر تقریر میں اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت علاّمہ سے استدعا کی کہ آپ انسٹی ٹیوٹ کے مخلص کارکنوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے کچھ ارشاد فرمائیں۔ اس کے بعد حضرت علاّمہ نے ایک مختصر لیکن عالمانہ تقریر میں بعض شعبۂ ہائے علم وتحقیق کی طرف انسٹی ٹیوٹ کے ارکان کی توجہ دلائی اور اس تحریک کی تحسین فرمائی جو مسلمان نوجوانوں میں اسلامی ادبیات، اسلامی تاریخ اور اسلامی تمدن کی تحقیق اور بزرگ داشت کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اس کے بعد یہ پاکیزہ صحبت بخیر وخوبی انجام کو پہنچی[۹]۔

علاّمہ اقبال کی زندگی میں منائے گئے مذکورہ بالا اوّلین ''یوم اقبال'' منعقدہ ۶/ مارچ ۱۹۳۲ء کا اجمالی تذکرہ عبدالمجید سالک نے بھی اپنی تصنیف ''ذکر اقبال'' میں کیا ہے[۱۰]۔

علامہ اقبال کی برادر زادی محترمہ وسیمہ بیگم کے صاحبزادے خالد نظیر صوفی نے ''اقبال درون خانہ'' میں یوم اقبال کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> والدہ صاحبہ کے بیان کے مطابق جس روز پہلا ''یوم اقبال'' منایا گیا اس روز جاوید بہت علیل تھا۔ وہ اس وقت چار برس کا تھا (جاوید اقبال کی ولادت ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔ اس لحاظ سے اس وقت ان کی عمر آٹھ برس کی تھی۔ ظفر) اور ابھی اسے اسکول میں داخل نہیں کرایا گیا تھا۔ چچا جان (علامہ اقبال) اسے دیکھنے کے لیے آئے تو بتایا آج یوم اقبال کی تقریب میں جاوید کی صحت یابی کے لیے بھی دعا کی گئی۔ چچی جان (والدۂ جاوید اقبال) نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ یوم تو آپ کا منایا گیا ہے مگر آپ سارا دن گھر پر ہی رہے ہیں۔ چچا جان نے جواب دیا، جس کا یوم منایا جائے وہ اس میں شرکت نہیں کرتا[۱۱]۔

چنانچہ بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ علاّمہ اقبال کی زندگی میں اوّلین ''یوم اقبال'' ۶/ مارچ ۱۹۳۲ء کو لاہور میں منایا گیا اور پھر ۹/ جنوری ۱۹۳۸ء کو ہندوستان بھر میں ''یوم اقبال'' کی تقریبات منائی گئیں۔ چنانچہ یہ کہنا خلافِ حقیقت اور غلط ہوگا کہ پہلا ''یوم اقبال'' حیدرآباد دکن میں منایا گیا۔

☆☆☆

حواشی

۱۔ تفصیل دیکھیے : حیدرآباد میں یوم اقبال، مشمولہ: ماہنامہ ''سب رس'' حیدرآباد دکن، اقبال نمبر، جلد۱۔شمارہ۶، جون ۱۹۳۸ء

۲۔ نظرحیدرآبادی ''اقبال اورحیدرآباد'' اقبال اکادمی پاکستان کراچی ۱۹۶۱ء، ص۲۲

۳۔ ایک گنج گراں مایہ کی تلاش، مشمولہ: رحیم بخش شاہین، مرتب ''اوراق گم گشتہ''، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، ۱۹۸۳ء۔

۴۔ عبدالرؤف عروج، ''اقبال اور بزمِ اقبال حیدرآباد دکن''، دارالادب پاکستان، کراچی ۱۹۷۸ء، ص۴۳۔

۵۔ دیکھیے : پروفیسر عبدالحق (مرتب) ''اقبال کی شعری وفکری جہات''، دہلی ۱۹۹۱ء، ص۲۱۰۔ نیز سووینئر عالمی اقبال سیمینار ۱۹۸۶ء، اقبال اکیڈیمی حیدرآباد، وجیہہ الدین احمد، مضمون بعنوان ''اقبال اور حیدرآباد'' (انگریزی)، ص۹۔

۶۔ رحیم بخش شاہین، ''اوراق گم گشتہ''، ص۲۴۱۔

۷۔ مشمولہ: غلام دستگیر رشید (مرتب) ''آثار اقبال''، ادارہ اشاعت اردو، حیدرآباد دکن، ۱۹۴۴ء ص۸۸

۸۔ جاوید اقبال، ''زندہ رود۔ حیات اقبال کا اختتامی دور''، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور ۱۹۸۷ء، ص۴۷۸۔

۹۔ رحیم بخش شاہین، ''اوراقِ گُم گُشتہ''، ص۹۷

۱۰۔ عبدالمجید سالک، ''ذکرِ اقبال'' ناشر چمن بک ڈپو، دہلی، ص۲۱۳۔

۱۱۔ خالد نظیر صوفی، ''اقبال درونِ خانہ''، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۷۱ء، ص۷۷۔